بدعنوانی کے دنیوی اور اُخروی نقصانات

مولانا زبیر احمد صدیقی

اس وقت ہمارے ملک کا سب سے بڑا مسئلہ کرپشن یعنی بدعنوانی، خیانت، رشوت، لوٹ مار، کمیشن خوری، ملاوٹ، دھوکہ دہی، چوری، ڈکیتی اور ناجائز کمائی ہے، اس بدعنوانی نے ملک کی جڑوں کو کھوکھلا اور وطن عزیز کو کمزور سے کمزور تر کر دیا ہے، ادارے تباہ اور ملک بدنام ہو کر رہ گیا ہے۔ حکمران اور عوام دنیا میں اپنی ساکھ کھو چکے ہیں، کوئی ملک ہو یا ادارہ، فرد ہو یا کمپنی، پاکستانیوں پر اعتماد کرنے کے لئے تیار نہیں۔ پاکستانی سبز پاسپورٹ نفرت کا نشان بن کر رہ گیا ہے، دنیا کے بیشتر ممالک اس قومی بدنامی کی وجہ سے پاکستانیوں کو ویزا تک دینے کے لیے تیار نہیں ہوتے، امیگریشن حکام واہلکار پاکستانی پاسپورٹ دیکھتے ہی اپنے تیور بدل لیتے ہیں، پاکستانیوں کو شک کی نظر سے دیکھا جانے لگا ہے، اندرون ملک بدعنوانی کا یہ سیلاب اتنی تیز رفتاری سے رواں دواں ہے کہ چپڑاسی سے لے کر صدر مملکت تک، نجی اداروں سے لے کر سرکاری و حکومتی محکموں تک سبھی اس کا شکار نظر آتے ہیں، عوام وخواص اس وبائے عام میں مبتلا ہیں، ادارے اور جماعتیں سبھی متاثر ہیں، صورت حال یہاں تک خراب ہو چکی ہے کہ دیانت وامانت کا پاس رکھنے والے فرد کو معاشرہ قبول کرنے کو تیار نہیں، اداروں میں ایسے پاکباز شخص کو ماتحت افراد کی جانب سے مخالفتوں اور مافوق شخصیات (افسران بالا) کی جانب سے دباؤ کا سامنا کرنا پڑتا ہے، اسے یوں محسوس ہونے لگتا ہے کہ شاید میں مجنون واحمق ہوں یا گویا کہ یہ سب ٹھیک ہیں اور میں راہِ بد پہ چل نکلا ہوں۔

بدعنوانی کے دنیوی نقصانات سے تو پوری قوم "عین الیقین" کی حد تک آگاہ ہو چکی ہے، اُخروی نقصانات کا اندازہ درج ذیل قرآنی آیات اور احادیث نبویہ علی صاحبھا الصلوٰۃ والتحیہ سے واضح ہے:

﴿وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَن يَغُلَّ وَمَن يَغْلُلْ يَأْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ تُوَفَّى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا

یُظْلَمُوْنَ﴾ (آل عمران:۱۶۱) ''اور کسی نبی سے یہ نہیں ہوسکتا کہ وہ مال غنیمت میں خیانت کرے اور جو کوئی خیانت کرے گا وہ قیامت کے دن وہ چیز لے کر آئے گا، جو اس نے خیانت کر کے لی ہوگی، پھر ہر شخص کو اس کے کیئے کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا اور کسی پر کوئی ظلم نہیں ہوگا۔''

اسی مناسبت سے صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں ایک ایسی حدیث ہے جسے پڑھ کر انسان کے رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں: عن أبي هريرةؓ قال: قام فينا النبي صلىٰ الله عليه وسلم فذكر الغلول فعظمه و عظم أمره قال: "لا ألفين أحدكم يوم القيامة علىٰ رقبته شاة لها ثغاء، علىٰ رقبته فرس له حمحمة، يقول: يا رسول الله أغثني، فأقول لا أملك لك شيئا، قدأبلغتك، وعلىٰ رقبته بعير له رغاء يقول: يا رسول الله أغثني فأقول لا أملك لك شيئا، قدأبلغتك وعلىٰ رقبته صامت، فيقول: يا رسول الله أغثني، فأقول: لا أملك لك شيئا قدأبلغتك وعلىٰ رقبته رقاع تخفق فيقول: يا رسول الله أغثني فأقول: لا أملك قدأبلغتك۔" (صحيح بخاری: ۳۰۷۳، صحيح مسلم: ۱۸۳۱)

''حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے درمیان کھڑے ہوکر (مال غنیمت/سرکاری خزانہ میں) خیانت کا تذکرہ فرمایا، پس اس کو اور اس کے معاملہ کو بہت بڑا بتلایا، فرمایا: ''قیامت کے دن میں تم میں سے کسی ایک کو ایسا ہرگز نہ پاؤں کہ اس کی گردن پر ممناتی بکری ہو، اس کی گردن پر ہنہناتا گھوڑا ہو، وہ کہے گا: یا رسول اللہ أغثنی (اے اللہ کے رسول مدد فرمایئے) تو میں کہوں گا: میں تیرے لئے کسی چیز کا اختیار نہیں رکھتا، تحقیق میں نے تجھ تک بات پہنچادی تھی، (میں ہرگز نہ پاؤں کسی شخص کو کہ) اس کی گردن پر آوازیں نکالتا اونٹ ہو، وہ کہے کہ: یا رسول اللہ أغثنی (اے اللہ کے رسول مدد فرمایئے) تو میں کہوں: میں تیرے لئے کسی چیز کا مالک نہیں، تحقیق میں نے تو بات پہنچادی تھی۔ (میں کسی کو ایسا ہرگز نہ پاؤں کہ) اس کی گردن پر سونا، چاندی کا بوجھ ہو، پھر وہ کہے: یا رسول اللہ أغثنی (اے اللہ کے رسول مدد فرمایئے) تو میں کہوں: میں تیرے لئے کسی چیز کا مالک نہیں، تحقیق میں نے تو بات پہنچادی تھی۔ (میں کسی کو ایسا ہرگز نہ پاؤں کہ) اس کی گردن پر لہراتے کپڑے ہوں، پھر وہ کہے: یا رسول اللہ أغثنی (اے اللہ کے رسول مدد فرمایئے) تو میں کہوں: میں تیرے لئے کسی چیز کا مالک نہیں، تحقیق میں نے تو بات پہنچادی تھی''۔

ایک روایت میں ہے کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سوال کیا گیا کہ جب ہزار دو ہزار دراہم کی خیانت پر خائن کو روز حشر یہ رقم اٹھا کے لانی پڑے گی تو اس شخص کا کیا حال ہوگا جو سو دو سو اونٹ خیانت کرے، تو فرمایا کہ روز حشر تو ایسے شخص کا دانت احد پہاڑ کے برابر ہوگا اور اس کی بیٹھنے کی جگہ مقام ربذہ سے مدینہ تک پھیلی ہوئی ہوگی، تو وہ کیوں نہ

اتنے اونٹوں کو اٹھا کر لا سکے گا۔ (الدر المنثور: ۲/۲۷۵)

قرآن کریم نے سیدنا شعیب علیہ السلام کی قوم کی ہلاکت کی ایک وجہ مالی بددیانتی اور خیانت بھی ارشاد فرمائی ہے۔ چنانچہ شعیب علیہ السلام نے اپنی قوم کو بددیانتی کے بارے میں یوں وعظ فرمایا:

﴿وَلَا تَنقُصُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيزَانَ إِنِّي أَرَاكُم بِخَيْرٍ وَإِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ مُّحِيطٍ﴾ (ھود:۸۴) ''اور ناپ تول میں کمی مت کیا کرو۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ تم لوگ خوش حال ہو اور مجھے تم پر ایک ایسے دن کے عذاب کا خوف ہے جو تمھیں چاروں طرف سے گھیر لے گا''۔

سیدنا شعیب علیہ السلام نے ناپ تول میں کمی، بددیانتی اور خیانت کو فساد سے تعبیر فرمایا، چنانچہ ان کا یہ جملہ قرآن کریم میں منقول ہے:

﴿وَلَا تَعْثَوْا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ﴾ (ھود: ۸۵) ''اور زمین میں فساد پھیلاتے مت پھرو''

اور اس کے ساتھ ہی انہیں یہ تلقین فرمائی:

﴿بَقِيَّتُ اللَّهِ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ وَمَا أَنَا عَلَيْكُم بِحَفِيظٍ﴾ (ھود: ۸۶) ''اگر تم میری بات مانو تو (لوگوں کا حق ان کو دینے کے بعد) جو کچھ اللہ کا دیا بچ رہے، وہ تمھارے حق میں کہیں بہتر ہے اور (اگر نہ مانو تو) میں تم پر پہرہ دار مقرر نہیں ہوا ہوں''۔

لیکن قوم نے بجائے اپنی اصلاح کے سیدنا شعیب علی السلام کی دعوت کو اپنے معاملات میں دخل اندازی قرار دیا اور یوں گویا ہوئے:

﴿قَالُوا يَا شُعَيْبُ أَصَلَاتُكَ تَأْمُرُكَ أَن نَّتْرُكَ مَا يَعْبُدُ آبَاؤُنَا أَوْ أَن نَّفْعَلَ فِي أَمْوَالِنَا مَا نَشَاءُ إِنَّكَ لَأَنتَ الْحَلِيمُ الرَّشِيدُ﴾ (ھود: ۸۷) وہ کہنے لگے: ''اے شعیب! کیا تمھاری نماز تمھیں یہ حکم دیتی ہے کہ ہمارے باپ دادا جن کی عبادت کرتے آئے تھے، ہم انہیں چھوڑ دیں اور اپنے مال و دولت کے بارے میں جو کچھ ہم چاہیں، وہ بھی نہ کریں؟''

یہی سوچ آج بھی معاشرہ میں کارفرما ہے، علماء و مشائخ کے وعظ و نصیحت اور سمجھانے کو بہت سے لوگ اپنے نجی معاملات میں مداخلت گردانتے ہیں اور یہی کچھ سیدنا شعیب علیہ السلام کی قوم نے کہا تھا، سیدنا شعیب علیہ السلام برابر قوم کو دیانت و امانت کی تلقین اور بددیانتی و خیانت سے اجتناب کا حکم دیتے رہے، لیکن قوم ٹس سے مس نہ ہوئی، انہوں نے سیدنا شعیب علیہ السلام سے صاف صاف کہہ دیا:

﴿قَالُوا يَا شُعَيْبُ مَا نَفْقَهُ كَثِيرًا مِّمَّا تَقُولُ وَإِنَّا لَنَرَاكَ فِينَا ضَعِيفًا﴾ (ھود:۹۱) وہ بولے: ''اے شعیب! تمھاری بہت سی باتیں تو ہماری سمجھ ہی میں نہیں آتیں اور ہم دیکھ رہے ہیں کہ تم ہمارے درمیان ایک کمزور آدمی ہو''۔

حضرت شعیب علیہ السلام کو اشارۃً دھمکی دینے کے ساتھ ساتھ انہوں نے صراحتاً بھی اس تبلیغ سے باز نہ آنے پر رجم وقتل کی دھمکی دے دی:

﴿ وَلَوْلَا رَهْطُكَ لَرَجَمْنَاكَ وَمَا أَنتَ عَلَيْنَا بِعَزِيزٍ﴾(هود:٩١) "اور اگر تمھارا خاندان نہ ہوتا تو ہم تمھیں پتھر مار مار کر ہلاک کر دیتے۔ہم پر تمھارا کچھ زور نہیں چلتا"۔

بس پھر وہی ہوا جو مجرم کے ساتھ ہوا کرتا ہے، کرپٹ قوم نے بے باکی سے حضرت شعیب علیہ السلام سے عذاب خداوندی مانگ ڈالا، پھر جو ہوا قرآن کریم کی زبانی سنیے:

﴿وَلَمَّا جَاءَ أَمْرُنَا نَجَّيْنَا شُعَيْباً وَالَّذِينَ آمَنُواْ مَعَهُ بِرَحْمَةٍ مَّنَّا وَأَخَذَتِ الَّذِينَ ظَلَمُواْ الصَّيْحَةُ فَأَصْبَحُواْ فِي دِيَارِهِمْ جَاثِمِينَ ٥ كَأَن لَّمْ يَغْنَوْا فِيهَا أَلَا بُعْداً لِّمَدْيَنَ كَمَا بَعِدَتْ ثَمُودُ﴾ (هود:٩٤،٩٥)

''اور (آخر کار) جب ہمارا حکم آ پہنچا تو ہم نے شعیب کو اور اُن کے ساتھ جو ایمان لائے تھے، ان کو اپنی خاص رحمت سے بچالیا اور جن لوگوں نے ظلم کیا تھا، انہیں ایک چنگھاڑ نے آ پکڑا اور وہ اپنے گھروں میں اس طرح اوندھے منہ گرے رہ گئے جیسے کبھی وہاں بسے ہی نہ تھے۔یاد رکھو! مدین کی بھی ویسی ہی بربادی ہوئی جیسی بربادی ثمود کی ہوئی تھی''۔

اس آسمانی چیخ وپکار پر پوری قوم ساکن وساکت اور دم بخود رہ گئی اور اس کی ہولناکی سے سب لوگ ہلاک ہو گئے۔

کرپشن کا ایک نقصان یہ بھی ہے کہ اس کی نحوست سے پیداوار میں کمی اور قحط و بحران پیدا ہوتے ہیں، چنانچہ یہ حدیث ہماری عقل سے پردہ ہٹانے کیلئے کافی ہے:

عن عبد الله بن عمرؓ قال اقبل علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم، فقال: "يا معشر المهاجرين! خمس إذا ابتليتم بهن...... وأعوذ بالله أن تدركوهن ...... لم تظهر الفاحشة في قوم قط حتى يعلنوا بها إلا فشا فيهم الطاعون والأوجاع التي لم تكن مضت في أسلافهم الذين مضوا، ولم ينقصوا المكيال والميزان إلا أخذو بالسنين وشدة المؤنة وجور السلطان عليهم، ولم يمنعوا زكاة أموالهم إلا منعوا القطر من السماء ولو لا البهائم لم يمطروا، ولم ينقصوا عهد الله و عهد رسوله إلا سلط عليهم عدوّا من غيرهم فأخذو مافي أيديهم، ومالم تحكم أئمتهم بكتاب الله ويتخيروا مما أنزل الله إلا جعل الله بأسهم بينهم"(سنن ابن ماجة:٤٠١٩)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آئے اور فرمایا: ''اے مہاجرین کی جماعت! پانچ چیزوں میں جب تم مبتلا ہو جاؤ گے......اور میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں کہ تم ان کو پاؤ......اعلانیہ فحاشی جب بھی کسی قوم میں ظاہر ہوتی ہے تو (اس کی پاداش میں) ان کے درمیان طاعون اور